تحقید

جلد ۰۴ شمارہ ۰۲، ۲۰۲۳

فرائیڈ کا نظریہ ٹوٹم اور ٹیبو کا تعارف۔ بنیادی مباحث

Introduction to Freud's Theory of Totem and Taboo: Basic Discussions

[1]انعم نواز، ڈاکٹر سعید احمد[۲]

[1] پی ایچ ڈی اسکالر شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی فیصل آباد، [2]ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

Anum Nawaz[1], Dr. Saeed Ahmad[2]

[1] PhD. Scholar, Dept of Urdu, Government College University, Faisalabad
[2] Associate Professor, Dept of Urdu, Government College University, Faisalabad

eISSN: 2789-6331
pISSN: 2789-4169

Copyright: © 2023 by the authors.
This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT:
Every society has its own totems and taboos. Totem is worshiped in society while taboo implies something forbidden or to be avoided. Sigmund Freud introduced these terms in his famous book. It is considered among Freud's most dazzling speculative texts. This article deals with introductory discussions of these terms. This valuable article also includes usages of totemism and taboos in Urdu literature.

KEYWORDS: Totem, Taboo, Discussion, Worship, Sigmund Freud

مظاہرِ فطرت کی پرستش کو بالعموم ٹوٹم سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ٹیبو سے مراد ثقافتی یا سماجی ممنوعات ہیں۔ یہ پابندیاں اکثر مذہبی، روایتی یا اخلاقی عقائد میں جڑی ہوتی ہیں اور انھیں سماجی نظم و ضبط کو منظم کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مذہب، حکومت، معاشرہ اور تہذیب و ثقافت ایسے مضبوط نظام ہائے زیست ہیں کہ عام آدمی ان کے احکام اور رسوم ورواج سے سرِ موانحراف نہیں کر سکتا اور ایسا کرتا ہے تو اسے سخت مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عمومی طور پر ٹیبو ممنوعات کے زمرے میں ان مختلف سماجی تصورات کو کہا جاتا ہے، جنھیں بولنا، جن پر بات کرنا، جن پر عمل کرنا یا رواج دینا سماج کو قبول نہ ہو، جن کا زبانی یا عملی اظہار یا مظاہرہ اخلاقی (قانونی، مذہبی) برائی تصور کیا جاتا ہو۔ ٹیبو میں ایک طرح کا گناہ کا تصور موجود ہوتا ہے۔ ایک ٹیبو سماجی، جذباتی، ثقافتی یا اخلاقی اِداروں کی طرف سے لگائی جاتی ہے۔ دُنیا میں ثقافتی فرق کی بنیاد پر بے شمار سماج

ہیں۔ ہر سماج میں مختلف قسم کی ممنوع رسومات ہوتی ہیں۔ یہ ثقافتی پابندیاں لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کی وجہ کسی بھی ثقافت سے تعلق رکھنے والے افراد کا زندگی کے بارے میں ایک مخصوص نظریہ یا نقطۂ نظر ہوتا ہے۔ یہ خیالات اور نقطۂ نظر سماج میں زندگی کے بنیادی تصورات پیدا کرتے ہیں۔

اسی طرح ٹوٹم کا تعلق پیروی، قابل تقلید اور پرستش کے معنوں میں آتا ہے۔ جو کہ ٹیبو کے بلکل برعکس رویہ ہے۔ اس میں گناہ نہیں بلکہ ثواب کا عنصر پایا جاتا ہے جو کہ کسی بھی سماج میں قابل تقلید اور خوشی واطمینان کا باعث ہوتا ہے۔ ہر معاشرے کے اپنے اپنے ٹوٹم اور ٹیبو ہیں، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی معاشرے میں ایک چیز ٹوٹم کا درجہ رکھتی ہو مگر دوسری طرف وہی چیز کسی دوسرے سماج میں ٹیبو ہو۔

۱۹ ویں صدی میں سگمنڈ فرائیڈ نے ممنوعات اور ان کی نفسیاتی اہمیت کا مطالعہ کیا، یہ بحث کرتے ہوئے کہ ممنوعات دبی ہوئی خواہشات یا جذبات کا مظہر ہیں تاہم جدید دور میں ممنوعہ کا مفہوم وسیع ہو گیا ہے جس میں کسی بھی طرزِ عمل یا عقیدے کو شامل کیا گیا ہے جسے سماجی یا ثقافتی طور پر ناقابلِ قبول سمجھا جاتا ہے۔ ممنوع کا تصور تاریخ میں، مختلف ثقافتوں اور معاشروں میں موجود رہا ہے جو رویے کو منظم کرنے اور سماجی نظام کو برقرار رکھنے کے طور پر کام کرتا رہا ہے۔

ٹوٹم اور ٹیبو کا مطالعہ بنیادی طور پر علمِ بشریات (Anthropology) کا موضوع اور میدان ہے۔ انگریزی کے مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ فرائیڈ نے ۱۹۱۳ء میں ایک کتاب Totem and Taboo کے نام سے لکھی جس میں پہلی بار ان دو متضاد اِصطلاحات کا استعمال کیا گیا۔ فرائیڈ نے بڑے مفصل انداز میں ٹوٹم اور ٹیبو کے بنیادی مباحث پر تفصیلی بحث کی ہے۔ فرائیڈ کے نزدیک کسی بھی معاشرے میں موجود ممنوعات کا تعلق ایسی چیزوں اور افعال سے ہوتا ہے جو سماجی نظام کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں اور اِس طرح ممنوعات کا تعلق سماجی کنٹرول کے عمومی نظام سے ہے۔

ٹیبو انگریزی لفظ (Tongan) سے نکلا ہے جس کے متبادل الفاظ (Forbidden, Set a part, Tabu) ہیں۔ لفظ ٹیبو (Taboo) کی اِبتدا پولینشیائی ثقافت سے ہوئی جہاں اس کا مطلب "ممنوع" یا "مقدس" ہے۔ اس کا بانی برطانوی سیاح کیپٹن جیمز کک ہیں جنھوں نے ۱۸ ویں صدی میں جنوبی بحر الکاہل کا سفر کیا اور وہاں کچھ ایسی چیزیں اور رسومات دیکھیں جو کہ ممنوعہ کے ضمن میں آتی تھیں۔

> "The term of Taboo is of Polynesian origin and was first noted by captain James cook during his visit to Tonga in 1977. He introduced it into the English language… Although Taboos are often associated with the Polynesian cultures of the south pacific, they proved to be present in virtually all societies past and present."[1]

ٹیبوز مختلف عوامل سے پیدا ہوتے ہیں جیسے ثقافت، مذہب، توہم پرستی یا خوف۔ مثال کے طور پر کچھ ثقافتوں میں حیض والی خواتین کو ممنوع سمجھا جاتا تھا۔ قدیم یونان میں بعض کھانوں کو ممنوع سمجھا جاتا تھا جیسے سوّر کا گوشت کھانا، میت کو چھونا، رومن مصر میں بہن

بھائی کی شادی، اس کے علاوہ مقامی امریکن قبائل میں مردوں کو سال کے مخصوص ایام میں مخصوص جانوروں کو کھانا، شکار کرنے یا ماہی گیری سے روکا جاتا تھا۔

ٹیبو ہزاروں سالوں سے انسانی معاشرے کا ایک حصہ رہا ہے جو رویے کو منظم کرنے اور سماجی نظام کو برقرار رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگرچہ یہ تصور وقت کے ساتھ ساتھ اپنی شکلیں تبدیل کرتا رہا ہے مگر یہ سماجی اور مذہبی نظاموں کا ایک طاقت ور پہلو کا روپ دھار چکی ہیں جن سے آدمی سرمو انحراف نہیں کرسکتا کیونکہ یہی نظریات ہمارے سوچنے کے عمل کو تشکیل دیتے ہیں۔

آکسفورڈ انگلش ڈِکشنری میں ٹیبو کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:

> "Taboo (against/on something) a cultural or religious custom that does not allow people to do, use a talk about a particular thing an incest Taboo." [2]

کیمبرج ڈِکشنری میں ٹیبو کا مفہوم:

> "Prohibited or restricted by social custom." [3]

کولنز ڈِکشنری میں ٹیبو کی تشریح:

> "Forbidden or disapproved of; placed under a social prohibition or ban. A social or religious custom prohibiting or restricting a particular practice or forbidding association with a particular person, place or thing. Many taboos have developed around physical." [4]

جنس پرستی اور ہم جنس پرستی بھی تمام معاشروں میں ٹیبو کا درجہ رکھتی ہیں کیونکہ یہ وہ فعل ہے جسے معاشرہ پسند نہیں کرتا۔ گرور جنیش (اوشو) اپنی کتاب "نروان کا دروازہ" میں جنس پرستی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

> "جدید تحقیق بھی انسانی دماغ کے بارے میں وہی کہہ رہی ہے جو کہ تانترا کہہ رہا ہے پہلی بات، انزال کا بیرونی شخص کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔۔۔ تمہاری عورت ہو یا تمہارا مرد۔ دوسری بات، اس کا تمہاری جنسی توانائی کے ساتھ بھی کوئی واسطہ نہیں عورت تمہاری جنسی توانائی کو تحریک دیتی ہے، تمہاری جنسی توانائی تمہاری دماغی توانائی کو تحریک دیتی ہے۔۔۔ اور دماغی مرکز شروع ہو جاتا ہے۔۔۔ تاہم انزال بالکل دماغ کے اندر سر میں ہوتا ہے۔" [۵]

سگمنڈ فرائیڈ کا نظریہ ٹوٹم اور ٹیبو:

فرائیڈ ایڈیپس کمپلیکس کا بانی ہے۔ ایڈیپس کمپلیکس سے مراد محرماتی جنسی کشش یا رغبت کے ہیں۔ جس میں بیٹا اپنی ماں سے یا باپ اپنی بیٹی سے جنسی تعلق قائم کرے۔ بیٹا یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی ماں اس کے باپ کے پاس جائے اور کوئی تعلق رکھے۔ اس کے مطابق اس بیماری کا شکار زیادہ تر لڑکے ہوتے ہیں مگر اس کے زیادہ بھیانک اثرات لڑکیوں میں پائے جاتے ہیں۔ محرماتی جنسی تعلق ہمارے معاشرے کا ایک بہت بڑا ٹیبو ہے جو کہ نہ صرف مشرق بلکہ مغربی ممالک میں بھی ناقابل قبول ہے۔ اس حوالے سے انگریزی اور اردو

دونوں زبانوں میں فلمیں اور ڈرامے بھی بنائے گئے اور اس کے ساتھ ساتھ اردو اور انگریزی میں افسانے اور ناول بھی لکھے گئے جن میں (A girl in the basement)کافی مشہور ہوئی۔اسی طرح اردو میں منٹو کا افسانہ اللہ دتہ،کتاب کا خلاصہ،واجدہ کا نو لکھاہار اور آغا بابر کا باجی ولایت شامل ہیں۔

سگمنڈ فرائیڈ یہودی گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود مذہب پر کڑی تنقید کرتے تھے۔اس حوالے سے انھوں نے دو کتب بھی تحریر کیں جن میں (موسیٰ اور خدا) کو کافی شہرت حاصل ہوئی مگر اس کے ساتھ ساتھ انھیں کڑی تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا۔اس کتاب میں انھوں نے مذہب اور ذہنی کیفیت کا تقابلی جائزہ پیش کیا۔جس میں وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مذہب ہماری معاشرتی زندگی کو بہت متاثر کرتا ہے۔تاہم آنے والے دور میں سائنس کا دائرہ پھیلتا جائے گا اور مذہب محدود ہوتا جائے گا۔ان کتب میں فرائیڈ نے مذہبی ٹوٹم اور ٹیبو کا مشاہدہ کیا۔

اسی طرح فرائیڈ کی کتاب(Totem and Taboo) کو بھی بہت شہرت ملی۔اس کتاب میں انسانی نفسیات پر اثر انداز ہونے والے عوامل کا جائزہ لیا گیا اس کتاب کی مدد سے تحلیل نفسی اور ایڈیپس کمپلیکس جیسے نظریات کو سمجھنے میں آسانی ہوئی۔ان کی وفات کے بعد بھی ان کے شاگردوں اور پیروکاروں نے ان کے نظریات کو مزید آگے بڑھایا۔وہ متواتر ان تھیوریز پر کام کرتے رہے۔چنانچہ ان کی بیٹی جو بچوں کی نفسیاتی معالج تھیں انھوں نے تحلیل نفسی کے ذریعے سرمایہ دارانہ نظام میں کام کرنے اور سرمایہ داروں کے سماجی رویوں کو جاننے کی کوشش کی۔اور ان رویوں پر دو کتب تحریر کیں جس نے نفسیات اور سماجیات کے تعلق کو واضح کیا۔اور اسی طرح ان کی بیٹی اینا نے بھی ٹیبو کی ایک اور بڑی قسم سیاسی اور سماجی ٹیبوز کے بارے میں انکشاف کیا۔

فرائیڈ کی شخصیت کے کئی پہلو تھے۔انھوں نے اپنے افکار و نظریات سے نہ صرف انسانی ذہن بلکہ انسانی شخصیت کو بھی متاثر کیا اور پہلے سے لاگو افکار و نظریات کو جھٹلایا۔اس کے ساتھ ساتھ فرد اور معاشرے کے تعلق،فرد کی شخصیت کی تشکیل،ذہنی ساخت،کارکردگی اور انسانی افعال واعمال کی نئے سرے سے تشریح ووضاحت کی۔

فرائیڈ نے تحلیلِ نفسی میں لاشعور کے بارے میں بتایا۔اس کے مطابق بچپن کے تجربات کسی بھی فرد کے کردار کو بنانے اور بگاڑنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔کردار کی تشکیل میں غربت،امارت،رنگ،نسل ونسب کوئی معنی نہیں رکھتا۔فرائیڈ نے اُس دور میں تحلیل نفسی کے ذریعے نفسیاتی بیماریوں کے علاج کا طریقہ بھی دریافت کیا۔اس نے ثابت کیا کہ قابلِ تشخیص بیماری کو گفتگو کے عمل سے ختم کیا جاسکتا ہے۔اس نے نہ صرف فرد کی ذہنی زندگی کو موضوع بنایا بلکہ ادب میں ان کے افکار و نظریات سے بہت متاثر ہوا۔بہت سے لوگ فرائیڈ کو ایک نفسیات دان کی بجائے ادب کے پروفیسر کے طور پر جانتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ انھیں لوگوں کی کڑی تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا۔

ٹوٹم اور ٹیبو کے تصورات جو بشریات اور نفسیاتی تجزیہ کے شعبوں میں شروع ہوئے لیکن انھیں ادب میں بھی بہت اہمیت ملی۔ فرائیڈ نے ان خیالات کو اپنی بااثر تصنیف میں دریافت کیا، جہاں اس نے بنیادی جبلّتوں، معاشرتی اصولوں اور ثقافت اور تہذیب کی تشکیل کے کردار کا جائزہ لیا۔ ۱۹۱۳ء میں لکھی گئی کتاب (Totem and Taboo) میں قدیم معاشروں اور ان کے رسوم و رواج کے تجزیے کے ذریعے مذہب، اخلاقیات اور معاشرے کی ابتدا کی کھوج کی ہے۔

اس کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں تفصیل کے ساتھ ٹوٹم اور ٹیبو کی وضاحت کی ہے۔:

۱۔ بے حیائی کی ہولناکی (The Horrors of Incest)

۲۔ ممنوعہ اور جذباتی ابہام (Taboo and emotional ambivalence)

۳۔ حیوانیت، جادو اور فکر کی قادر مطلقیت (Animism, Magic and the Omnipotence)

۴۔ ٹوٹم ازم کی واپسی (The return of Totemism)

ابواب کی تفصیل:

باب اوّل: بے حیائی کی ہولناکی (The Horrors of Incest)

پہلے باب کا تعلق قدیم قبائل کی بے حیائی سے متعلق ہے۔ فرائیڈ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ٹوٹم صرف بے حیائی سے متعلق تعلقات کو روکنے کے لیے موجود ہیں۔ اس حصے میں وہ بتاتا ہے کہ بے حیائی کی ممانعت ایک عالمگیر ممنوع ہے جو تمام معاشروں میں پائی جاتی ہے اور دلیل دیتا ہے کہ اس کی جڑ اس کے والدین کے تئیں بچے کے جذبات کے نفسیاتی ابہام میں ہے۔ یہاں وہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ بدکاری کے خلاف ممانعت قدیم معاشروں کے لیے اوڈیپل کمپلیکس کو منظم کرنے کے راستے کے طور پر اُبھری ہے۔ اس باب میں بے حیائی، فحاشی اور بدکاری جیسے ٹیبو کے عوامل کو زیر بحث لایا گیا۔

باب دوم ٹیبو (ممنوعہ) اور جذباتی ابہام (Taboo and emotional ambivalence)

اس باب میں فرائیڈ ٹیبو کے تصور کی جانچ کرتا ہے، بعض اعمال یا چیزوں کے خلاف ممانعت اور دلیل دیتا ہے کہ اس کا تعلق ٹیبو کے اعتراض پر محسوس ہونے والے جذباتی ابہام پر ہے۔ وہ تجویز کرتا ہے کہ ممنوعات حرام خواہشات اور تحریکوں سے نمٹنے کا ایک طریقہ ہے اور یہ کہ وہ فرد کو ان خواہشات پر عمل کرنے کے منفی نتائج سے بچانے کا کام کرتے ہیں۔ پہلے باب میں جنسی ٹیبوز کو زیر بحث لایا گیا۔

باب سوم: حیوانیت، جادو اور فکر کی قادرِ مطلقیت (Animism, Magic and the Omnipotence)

یہ باب قدیم معاشروں میں مذہب، جادو اور حیوانیت کی ابتدا کو تلاش کرتا ہے۔ فرائیڈ بتاتا ہے کہ یہ عقائد معاشرے کو کنٹرول اور تسلط کی انسانی خواہش میں جڑے ہوئے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ باب مذاہب کی تشریح و تفہیم کی کوشش کا نام ہے۔ فرائیڈ کا موقف ہے

کہ قدیم معاشرے کائنات کی ہر چیز کو روح کے مالک کے طور پر دیکھتے ہیں۔ فرائیڈ کا استدلال ہے کہ انسان کا ہر چیز پر قابو پانے کا یہ احساس ہی نرگسیت کا باعث بنتا ہے۔ اس باب میں فرائیڈ نے انسانی ذہن پر مذہب کے اثرات اور اس سے پیدا ہونے والے ٹوٹم اور ٹیبو کی بھرپور وضاحت کی ہے۔

باب چہارم: ٹوٹم ازم کی واپسی(The return of Totemism)

یہ آخری باب ایڈیپس کمپلیکس پر مبنی ہے، جس میں نکالے گئے بھائیوں کا ایک گروہ اپنے قابلِ احترام اور خوفزدہ والد کو قتل کرنے کے لیے قبیلے میں واپس آیا اور اس واقعہ کے بعد جو جرم پیش آیا وہ تمام مذہب کی بنیاد ہے۔ فرائیڈ کے نزدیک باپ کا قتل سب سے بڑا ٹیبو ہے۔

فرائیڈ نے بھی کئی لوگوں کی باتیں اپنے سیشن میں سنی۔ اس نے دیکھا کہ جو لوگ اپنے حالات سے ناخوش ہیں، وہ انتہائی شہوانی ہیں اور شہوت انگیز سرگرمیوں کے خواب دیکھتے ہیں اور اپنے آپ کو مجرم تصور کرنے لگتے ہیں لہٰذا اس نے بھی یہ نتیجہ اخذ کیا کہ انسانی تہذیب کی بنیاد خود پر جبر ہے وہ سمجھتا تھا کہ ایک اچھی جنسی کارکردگی یا جنسی اختلاط بہت سی انسانی مشکلات حل کر دیتا ہے۔ اِسی طرح فرائیڈ تمام معاشروں میں دو بڑے اور بنیادی ٹیبو تصورات پر غور کرتا ہے۔ ان ممنوعات میں سے ایک والدین کے ساتھ جنسی تعلق اور دوسرا والدین کا قتل ہے۔ والدین سے جنسی تعلق محرماتی عشق (ٹیبو) کی ایک بہت بڑی مثال ہے جس کو ہر معاشرے، ملک میں اور خصوصی طور پر مسلم ممالک میں سب سے بدترین ٹیبو ہے۔ مگر یہ ہر معاشرے میں پایا جاتا ہے۔

"تخلیق فن کے عمل" کے موضوع پر بات کرتے ہوئے فرائیڈ کہتا ہے کہ فن وادب اس خیال سے پیدا ہوتا ہے جس میں ادیب یا آرٹس اپنی محرومیوں اور لاچاریوں کا حل ڈھونڈتا ہے۔ عام انسان تو اپنی لامتناہی خواہشات کا حل سوچوں اور خیالوں کی دنیا میں گم ہونے میں محسوس کرتا ہے۔ مگر ادیب اور عام قاری میں یہی فرق ہوتا ہے کہ آرٹس آدمی اپنے آپ کو خیالوں کی دنیا میں گم کرنے کی بجائے اپنے اندر کی صلاحیت کو کھوجتا ہے اور پھر شاعر، مصور یا ادیب معرض وجود میں آتے ہیں۔ وہ اپنی محرومیوں کو کامیابیوں میں تبدیل کرتے ہیں اس طرح وہ شہرت کی بلندیوں کو چھوتے ہیں۔ یوں ان کی محرومیوں کا ازالہ شہرت اور مال و دولت کی صورت میں ہوتا ہے اور وہ ایک کامیاب مصور، شاعر یا ادیب بن جاتا ہے۔

ڈاکٹر وزیر آغا اپنی کتاب ''اُردو شاعری کا مزاج'' میں لکھتے ہیں کہ:

> ''ٹیبو قوانین اور اخلاقی ضوابط کی ابتدائی صورت ہے جو انسان کو اچھے اور بُرے کے درمیان فرق سکھاتی ہے ٹوٹم ایک طبعی رجحان ہے جس پر فرد کا کوئی اختیار نہیں، وہ اس کے خون میں رچا بسا ہو لیکن ٹیبو ایک حد تک شعوری کاوش ہے جو اسے بہتر اور خوب تر زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیتا ہے چنانچہ وہ تمام اشیا اور اقدامات جو زندگی کی بقا کے لیے ضروری ہیں اور جو طبعی رُجحانات سے متعلق

ہیں، زندگی کے ٹوٹم پہلو کی نشاندہی کرتے ہیں جب کہ وہ تمام اشیا یا اقدامات جو زندگی میں رعنائی اور نکھار پیدا کرتے ہیں۔ ٹیبو پہلو کے آئینہ دار ہیں۔ ٹوٹم مکان کی طرح ہے کہ اس کا تعلق زمین اور پودے سے بہت قوی ہے۔ جب کہ ٹیبو "زمان" کی طرح ہے کہ اس کا تعلق ذہنی سفر اور حیوان کے ساتھ ہے۔"[۶]

اُردو ادب میں یوں تو بھانت بھانت کے مضامین اور موضوعات پر لکھا گیا ہے لیکن ٹیبو جیسے لفظ کا استعمال بہت کم ہوا ہے، یوں تو اس کی عکاسی اُردو ادب کے آغاز سے ہی تقریباً ہر بڑے افسانہ نگار کے ہاں نظر آتی ہے۔ ہر افسانہ نگار اپنے افسانوں میں معاشرے کی نمائندگی کرتا ہے اور ٹیبو معاشرے اور سماج سے ہی پروان چڑھتا اور بنتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں ٹیبو کی لاتعداد مثالیں ہیں جن میں فحش‌گی، بردہ فروشی، اسقاطِ حمل، بہن بھائی کی شادی، محرم رشتوں کے ساتھ جنسی روابط، شادی سے پہلے جنسی روابط، مذہبی اور سیاسی پابندیاں، طوائف، ہم جنس پرستی، توہم پرستی، پیری پرستی اور عورت کی پسند کی شادی وغیرہ ہیں۔

ایک تہذیب یا معاشرے میں ایک ساتھ بہت سے لوگ رہ رہے ہوتے ہیں اور ان لوگوں کا تعلق مختلف طبقوں سے ہوتا ہے۔ انہی لوگوں اور طبقوں سے مختلف ٹوٹم اور ٹیبو پروان چڑھتے ہیں، بعض جگہ پیری مریدی کو پسند کیا جاتا ہے، کسی خاص طبقے میں دوپٹہ شرم و حیا اور پاکیزگی کی علامت ہوتا، تو کسی جگہ اسے پرانے اور فرسودہ نظام کا حصہ سمجھا جاتا ہے اور عورت کو ترغیب دی جاتی۔

"میرا جسم میری مرضی"

اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی رہی ہے کہ ہمارے معاشرے میں عورت لاتعداد "ٹیبوز" کی شکار رہی ہے۔ اَن پڑھ، جاہل، کھانے کی شوقین، اچھے کپڑے اور زیورات کی دیوانی اور باتونی بس یہی سمجھا جاتا تھا۔ ہمارے مشرقی معاشرے کے یہ عجیب صورتِ حال رہی ہے کہ صرف طوائف ہی آزاد عورت تھی۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ عورت تعلیم یافتہ اور باشعور عورت ملازمت کرتی ہے۔ گھر والوں کی کفالت کرتی ہے، چھوٹے بھائیوں کو پڑھاتی ہے۔ چھوٹی بہنوں کی شادیاں کرتی ہے، لیکن اسے اپنی مرضی کی شادی کی اجازت نہیں اگر ایسا کر بیٹھے تو اس فعل قبیح کی پاداش میں اس کی گردن کاٹ دینے والا باپ یا بھائی ہیرو قرار پاتا ہے۔

یہ سب چیزیں ایک خاص ماحول اور شخصیات کے اندر نشوونما پاتی ہیں، بعض اوقات ان ثقافتی تصورات کے پیچھے کوئی سائنسی وجہ نہیں ہوتی لیکن ان کی وجہ سے سماجی زندگی کا تصور تشکیل پا رہا ہوتا۔ قیصرہ قریشی اپنی کتاب بدن بازار میں لکھتی ہیں کہ

> "۱۹۷۰ء کے جدید افسانہ نگار اور شاعر اپنے ذاتی بحرانوں اور عصری تلخیوں سے فرار کی بجائے ان کا اظہار جیسا ہے، ہاں ہے کہ اصول پر کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں اور نظموں میں کردار کی بجائے تمثیل اور تصاویر بنانے میں دلچسپی بڑھ گئی۔ وہ زمانے میں محصور بھی ہے اور اِمکانی جست بھی لگاتا ہے۔ وہ ظاہر و باطن کی ثنویت ختم کر دیتا ہے۔"[۸]

ٹیبو کے برعکس قدیم انسانی سوسائٹی میں شنویت کا دوسرا پہلو وہ ہے جو ٹوٹم اور ٹیبو کے رُجحانات سے متعلق ہے۔ ٹوٹم سے مراد قبیلے کا وہ مشترکہ "جدِ امجد" ہے جو قبیلے کے افراد کا مددگار اور قبیلے کے دُشمنوں کا دُشمن ہے۔ بالعموم ٹوٹم کوئی درخت یا جانور ہوتا ہے اور قبیلے کے تمام افراد اس ٹوٹم سے بُری طرح وابستہ ہوتے ہیں۔ ٹوٹم کا رشتہ دراصل خون کا رشتہ نہیں بلکہ بیشتر اوقات ایک ہی ٹوٹم سے بہت سے ایسے قبائل کے افراد وابستہ ہوتے ہیں جن کا آپس میں کوئی خون کا رشتہ نہیں ہوتا، تاہم ٹوٹم سے ان کا جذباتی تعلق اس طرح مضبوط ہوتا ہے کہ ان تمام افراد یا قبیلوں کا آپس میں رشتہ خون کا رشتہ قرار پاتا ہے۔ کوئی خاص ٹوٹم کس طرح قبیلے کا جدِ امجد بن جاتا ہے۔ اس کے بارے میں تحقیقات ابھی تک تشنہ ہیں تاہم ٹوٹم سے وابستگی خون کے ذریعے آئندہ نسلوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور ایک طبعی رُجحان کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ دوسری طرف ٹیبو سے مراد "اجتناب" ہے۔ یہ اجتناب کسی مقدس شئے سے بھی ہو سکتا ہے اور غلیظ خطرناک سوسائٹی کا مقدس پادری جو پُراسرار قوتوں کا مالک ہے، سوسائٹی کے افراد کے لیے ٹیبو ہے یا قبیلے کے لیے ٹوٹم جیسے مارنا یا نقصان پہنچنے کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی طرح مرد کے لیے اپنے ٹوٹم کی کسی عورت کے ساتھ جنسی رشتہ استوار کرنا ٹیبو ہے۔ جنگ اور گھریلو زندگی، موت اور پیدائش کی بعض صورتیں بھی ٹیبو کے تحت شمار ہوتی ہے۔

ڈاکٹر وزیر آغا لکھتے ہیں:

> "ٹوٹم کا براہِ راست تعلق جسم اور خون کے ساتھ ہے اور اس میں انسانی شعور کو بہت کم دخل حاصل ہے۔ ٹوٹم ذہن کی پیداوار نہیں بلکہ ایک داخلی اور نفسیاتی ضرورت کی پیداوار ہے۔ ٹوٹم فرد یا قبیلے کو کسی خاص قطعہ زمین سے وابستہ کر دیتا ہے۔ اِس طور کہ فرد یا قبیلہ اِس ٹوٹم کے وسیلے سے اپنی جڑیں اِس قطعہ زمین پر اُتار دیتا ہے اور ٹوٹم ہی کی طرح اِس زمین کا جزو بن جاتا ہے۔"[۹]

ٹوٹم کے آغاز کے بارے میں کچھ کہنا ممکن نہیں کہ اِس کا آغاز خارجی زندگی کی بجائے داخلی زندگی سے متعلق ہے۔ البتہ یہ کہنا شاید ممکن ہو کہ ٹوٹم کا آغاز انسانی زندگی کے اِس دور کی یادگار ہے جو مزاجاً نباتاتی تھا اور جس میں انسان پودے کی طرح زمین کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔ بعد ازاں جب اِس کے ہاں نباتاتی عنصرِ حیات کے بجائے حیوانی عنصرِ حیات قوی ہوا اور ٹھہراؤ کی بجائے جنسیات کی برانگیختگی نمودار ہوئی تو گویا اِس کے ٹیبو کے رُجحان نے جنم لیا اور اِس کے ذہن اور شعور میں اچھی اور بُری، خطرناک اور بے ضرر اشیاء میں تمیز کرنے کی قوت پیدا ہو گئی۔ یہ چیز طویل تجربات کا نتیجہ بھی تھی اور اِس لیے اِس کا تعلق طبعی رُجحان کی بجائے ذہن اور شعور سے زیادہ تھا جس شئے سے فرد کو نقصان پہنچنے کا احتمال تھا، یا جس شئے کو فرد سے نقصان پہنچ سکتا تھا۔ محض اِس کے لیے ٹیبو قرار دی گئی تاکہ اِس شئے یا فرد کا تحفظ ہو سکے پھر بعض خطرات ایسے بھی تھے جن کا احساس اِسے فطرت کی طرف سے ودیعت ہوا اور اِنسان نے اِن خطرات سے محفوظ رہنے کی پوری کوشش کی۔

مثلاً نسل کی قوت اور پائیداری کے لیے یہ ضروری ہے کہ قریبی رشتہ دار آپس کے جنسی میلاپ سے اِجتناب کریں۔ فطرت

اِس سلسلے میں ہمیشہ نئے روابط پر زور دیتی ہے اور چونکہ قریبی رشتہ داروں میں جنسی میلاپ کے اِمکانات زیادہ ہیں۔ اِس لیے انسان کے اندر اِس خطرے کا ایک شدید احساس پیدا کر دیتی ہے۔ یہ احساس اِس ٹیبو کو جنم دیتا ہے جو قدیم انسانی قبائل میں بہت عام ہے۔ بہر حال یہ بات طے ہے کہ ٹیبو قوانین اور اخلاقی ضوابط کی ابتدائی صورت ہے جو انسان کو اچھے اور بُرے کے درمیان تمیز کرنا سکھاتی ہے۔

ڈاکٹر وزیر آغا اِس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "ٹوٹم قدیم انسان کی اِس کے ماضی سے شدید وابستگی کا مظہر ہے لیکن جب اِس سوسائٹی میں تحرک کا آغاز ہوتا ہے تو اِس کے ابتدائی نقوش ٹیبو کی شکل میں اُبھر آتے ہیں۔ کسی بیل کی طرح درخت سے ہمکنار ہو جانے کی سعی ٹوٹم پرستی کی ایک صورت ہے لیکن جانور کی طرح خطرے سے خوفزدہ ہو کر فرار اختیار کرنے کا عمل ٹیبو کے زمرے میں آتا ہے۔ گویا ٹیبو کا وصف تحرک ہے اور اِسی لیے تہذیب کے ارتقا میں ٹیبو کو ایک سنگِ میل قرار دیا جاسکتا ہے۔ فی الواقعہ ٹیبو ہی انسان کی آزادروی کا اِبتدائی رُجحان ہے اور اِسی کے طفیل انسان زمین سے کنارہ کش ہو کر ذہنی اور جسمانی تحرک کا علمبردار بن جاتا ہے۔"[۱۰]

الغرض ٹیبو کا لفظ ممنوعہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور ٹوٹم کا پرستش میں۔ ٹیبو وہ محرکات ہیں جن کو معاشرہ پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، اس کے برعکس ٹوٹم کا تعلق پیروی اور اچھائی کی صورت میں نظر آتا ہے۔ فرائیڈ کے نزدیک ہمارے معاشرے میں پائے جانے والے تین بڑے ٹیبو ہیں جو کہ جنس، مذہب اور سیاست ہیں۔ جن کے بارے میں عام انسان یا لکھاری کھل کر اپنا مدعا بیان نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا کرتا ہے تو اسے سخت مشکلات اور پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہر معاشرے کے اپنے اپنے ٹوٹم ہیں جن کی وہ پرستش کرتے ہیں اور ان کے خلاف بھی کسی قسم کی گفتگو یا بات چیت کرنا پسند نہیں کرتے۔ ٹوٹم اور ٹیبو دونوں میں محتاط رویہ اپنایا جاتا ہے۔#

حوالہ جات

۱. http/www.britannia.dictionary.com
۲. http/www.oxford English dictionary.com
۳. http/www.cambridge dictionary.com
۴. http/www.colinsdictionary.com
۵. گرور جنیش (اوشو)، نروان کا دروازہ، مترجم: محمد اقبال رندھاوا، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۲۱ء، ص۹۵
۶. وزیر آغا، ڈاکٹر، اُردو شاعری کا مزاج، علی گڑھ: ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاوس، ۱۹۷۴، ص۱۷
۷. قیصرہ قریشی، بدن بازار، دہلی، کتابی دنیا، ۲۰۰۴، ص۳۰
۸. وزیر آغا، ڈاکٹر، اُردو شاعری کا مزاج، علی گڑھ: ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاوس، ۱۹۷۴، ص۱۹
۹. ایضاً ص۲۱